علماء وخطباء اور ائمہ مساجد کے نام

مرجع العلماء، اُستاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاص مکتوب

اَہم وصیت اور زندگی کی آخری تحریر

شیخ المشائخ، استاذ الاساتذہ، رئیس المحدثین حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے چند روز قبل علماء، خطباء اور ائمہ مساجد کے نام درج ذیل تحریر جاری فرمائی تھی، جس کا ایک ایک لفظ لائق مطالعہ اور ایک ایک ہدایت قابل تقلید ہے۔ علم دین سے وابستہ حضرات کو چاہئے کہ وہ حضرت کی اس روشن تحریر کو بار بار پڑھیں اور اس پر عمل کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں، آمین۔ (مرتب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلي علىٰ رسوله الكريم، أعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم. بسم الله الرحمٰن الرحيم.

قال اللّٰه تبارك وتعالىٰ: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ [ال عمران، جزء آیت: ۱۱۰]

وقال اللّٰه تعالىٰ: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ [التوبہ، جزء آیت: ۷۱]

گرامی قدر .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔

ایک عرصہ سے دل میں خیال پختہ ہو رہا تھا کہ آں جناب کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا جائے، اس عریضہ کے ذریعہ آپ کی خدمت میں اپنے دلی جذبات کا اور عمومی طور پر ہمارے دینی احوال پر اپنی فکرمندی کا اظہار کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم نبوت کا وارث وامین بنایا ہے اور منبر ومحراب کے ذریعہ دین حق کے بیان اور تبلیغ واشاعت کے لیے منتخب فرمایا ہے، یہ ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہے اور ذمہ داری بھی، اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پاس منبر ومحراب اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لیے طاقتور ذریعہ ہے اور اس ذریعہ سے امت مسلمہ کے لیے دینی خدمات کا فریضہ کافی حد تک انجام دیا جا رہا ہے؛ لیکن اگر معاشرہ میں

پچھلے فساد و بگاڑ کے ساتھ اپنی سعی و کاوش کا موازنہ کیا جائے تو غالباً ہمیں خود پر شرمندگی ہوگی۔

آج کے دور میں معاشرتی بگاڑ جس قدر بڑھ گیا ہے، اس کا احاطہ کرنا شاید ممکن نہ ہو، پہلے یہ بگاڑ اپنے اثرات کے اعتبار سے محدود ہوتا تھا، بعض مخصوص اذہان و افراد یا مخصوص طبقات ہی اس کا شکار ہوتے تھے، مگر اب ایسا نہیں ہے، اس بگاڑ نے ہمارے ان طبقوں کو، افراد و اشخاص کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جو امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ اخلاقیات کے باب میں وہ تمام برائیاں جن کا تصور کیا جا سکتا ہے ہمارے معاشرے میں پائی جا رہی ہیں، منکرات و محرمات کا شیوع بڑھ گیا ہے، مسلمانوں کو بے دینی، اخلاقی بے راہ روی اور بد عقیدگی میں مبتلا کرنے کے لئے باطل ہر رنگ و روپ میں اپنی تمام سائنسی ایجادات اور آلات و وسائل کے ساتھ مصروف ہے۔ باطل کے پاس ٹیکنالوجی بھی ہے اور حکومت و قانون کی لاٹھی بھی، وہ اپنے نصاب تعلیم و تربیت اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے دماغوں کو بدل رہا ہے، اور ہمارے معاشرتی نظام میں پوری قوت کے ساتھ شگاف ڈال رہا ہے۔ اگر آپ اس سلسلے میں کچھ جاننا چاہیں تو صرف ایک دن کے اخبارات اٹھا کر دیکھ لیجیے، آپ کو اپنی قوم کے اخلاقی دیوالیہ پن اور باطل کی کامیاب محنتوں کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔ ماہ نامہ ”وفاق المدارس“ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کے شمارے میں ہم نے متحدہ امریکہ کے کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے تعاون سے شائع ہونے والی رپورٹ ”پاکستان میں عدمِ برداشت کی تدریس“ کا جائزہ پیش کیا تھا، یہ رپورٹ ہم سب کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ باطل نے نہایت مسرت کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کا پیغام پورے اثرات کے ساتھ ہر ہر جگہ پہنچ رہا ہے، باطل اپنی محنت سے اس قدر پُراُمید ہے کہ اَب وہ دیدہ دلیری اور دَریدہ دہنی کے ساتھ ہمیں کہہ رہا ہے کہ خاکم بدہن، العیاذ باللہ ہم اِسلام کو سچا دین سمجھنا چھوڑ دیں۔

اِس کے بعد ذرا ہم اپنی ذمہ داریوں اور اپنی مساعی کا جائزہ لیں تو معاف فرمایئے گا بہت حوصلہ شکن صورت حال سامنے آئے گی۔ مجھے کہنے دیجیے کہ ہم میں سے اکثریت، جس کا علوم نبوت پر دسترس کا دعویٰ ہے وہ محض جمعہ کے بے روح بیان پر قانع ہیں یا پانچ وقت کی نماز پڑھا کر خود کو اپنے فرائض سے سبک دوش خیال فرماتے ہیں، حالانکہ وارث علم نبوت ہونے کے ناطے علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُمت میں خیر و بھلائی کا حکم کریں اور منکرات کی نکیر کریں۔ دیکھیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس جزم کے ساتھ اور کس وعید کے ساتھ خیر و بھلائی کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں:

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ

لِيَلْعَنَكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ. (سنن ابي داؤد / كتاب الملاحم ٢/٥٩٥)

ایک دوسری حدیث شریف میں یوں ارشاد ہے: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزَالُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تَنْفَعُ مَنْ قَالَهَا وَتَرُدُّ عَنْهُمُ الْعَذَابَ وَالنِّقْمَةَ مَا لَمْ يَسْتَخِفُّوْا بِحَقِّهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْاِسْتِخْفَافُ بِحَقِّهَا؟ قَالَ: يَظْهَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِيْ اللّٰهِ، فَلَا يُنْكَرُ وَلَا يُغَيَّرُ. (الترغيب والترهيب للمنذري رقم: ٣٥٤٠ بيت الأفكار الدولية)

موجودہ دور میں پھیلے بے پناہ شر و فساد اور بگاڑ کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لیے کسی اور کو نہیں آپ علماء کو ہی آگے بڑھنا ہے، مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کے لیے جس تڑپ، دل سوزی، لگن اور محنت کی ضرورت ہے وہ مفقود ہے۔ آج کا ماحول ہر ہر عالم سے حضرت مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا محمد الیاس دہلوی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہم اللہ جیسے کردار کا تقاضا کرتا ہے۔

آپ ماشاءاللہ عالم دین ہیں، آٹھ دس سال لگا کر آپ نے جس مدرسہ یا دار العلوم میں دینی تعلیم کی تکمیل کی، اس کے بعد تو آپ پر خود بخود "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً" کے مصداق معاشرے کی صلاح و اصلاح کی ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ آپ پر لازم ہو جاتا ہے کہ جس دین کو آپ نے آٹھ دس سال لگا کر پڑھا اور سیکھا، وہ نہ صرف آپ کے کردار و عمل اور افکار و خیالات سے جھلکے بلکہ اہلیت و استعداد کے مطابق اپنے گھر، محلے اور مسجد و مدرسہ کے ماحول میں اس کے بیان و تبیان کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت بڑا فضل فرمایا ہے، آپ کسی مدرسہ کے مہتمم ہیں یا استاد! آپ کسی مسجد کے امام ہیں یا خطیب!...... آپ پر لازم ہے کہ تواصی بالحق کا فریضہ بہر صورت انجام دیتے رہیں، منبر و محراب آپ کے پاس بہت طاقتور ذریعہ ہے۔ الحمد للہ ہم دین کی تعلیم و تبلیغ اور نشر و اشاعت کے لیے سائنسی آلات یا ٹیکنالوجی کے محتاج نہیں، دینی تعلیمات میں معمولی غور و فکر سے بھی یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ جس طرح اسلام کا مقصد معلوم و متعین ہے، اسی طرح حصولِ مقصد کے لیے وسائل و اسباب بھی معلوم و متعین ہیں۔ اسلام ٹیکنالوجی کے سہاروں کے بجائے براہِ راست مخاطب کی باطنی و قلبی اور اخلاقی و روحانی تبدیلیوں کا داعی ہے، یوں بھی بسا اوقات ٹیکنالوجی کے ذریعہ دین کی تبلیغ و اشاعت کے اثرات نہ صرف محدود ہوتے ہیں؛ بلکہ منفی نتائج بھی دیتے ہیں۔

ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ اور دعوت کے باب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقے متوارث چلے آ رہے ہیں، یقین فرمائیے ان طریقوں کو ان کی روح کے مطابق عمل میں

لایا جائے تو دیرپا اثرات کے حامل نظر آئیں گے...... اور وہ حسب ذیل ہیں:

- ○ منبر ومحراب کے ذریعہ خطبہ وخطابات۔
- ○ انفرادی اور شخصی ملاقاتوں کے ذریعہ دینی دعوت، دینی تعلیم اور تزکیہ نفس کی کوششیں۔
- ○ مکاتیب (خطوط) کے ذریعہ تبلیغ دین کا اہتمام۔
- ○ صُفّہ (یعنی مدرسہ) کے ذریعہ اجتماعی تعلیم دین۔

الحمدللہ یہ تمام مسنون طریقے ہماری دسترس میں ہیں، مگر فرق یہ پڑگیا ہے کہ بوجوہ ہم ان طریقوں کو اپنانے سے گریزاں ہیں۔ ہاں! ان طریقوں کو اپنانے کے لیے ﴿لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ﴾ پر یقین واعتماد لازم ہے۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ موجودہ معاشرتی بگاڑ کو ہلکا خیال نہ فرمائیں، چاروں جانب باطل نے اپنے فتنہ وفساد کی آگ دہکا رکھی ہے۔ اس آگ کو فرو کرنے میں آپ سے جو بن پڑتا ہے کر گذریں، یہ موجودہ وآئندہ نسلوں پر آپ کا احسان ہوگا۔ آپ مسجد کے امام ہیں یا خطیب، تو خود کو صرف نماز پڑھانے اور جمعہ کا بیان کرنے تک محدود نہ رکھیں، ممکن ہو سکے تو مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کرنے کی سعی فرمائیں:

درس قرآن مجید:- روزانہ، ورنہ ہفتے میں ایک دن ضرور مقرر کرکے اہل محلّہ کے لیے عمومی درس قرآن مجید کا اہتمام فرمائیں، اس سلسلے میں خاص طور پر تیاری بھی کریں۔ کتب تفسیر وحدیث سے رجوع کریں؛ البتہ ایک بات کا خیال رکھیں کہ عمومی درس قرآن میں صرفی نحوی ترکیبوں اور خالص علمی اسلوب اختیار نہ کریں؛ بلکہ علیٰ قدر عقولہم پیرایۂ گفتگو اختیار کریں۔ رات کے اخیر پہر رب کریم سے اپنی اور اہل محلّہ کی ہدایت کی مخلصانہ دُعائیں آپ کی محنت کو ثمر آور کردیں گی۔

درس حدیث:- پانچ وقت نمازوں میں سے کسی ایک نماز کے بعد کم از کم پانچ منٹ کا درس حدیث ضرور دیں۔ اس سلسلہ میں کتاب الاخلاق، کتاب البر والصلہ، کتاب الرقاق، کتاب المعاشرۃ والمعاملات، کتاب اشراط الساعۃ کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''معارف الحدیث'' آپ کی بہترین رفیق ہوسکتی ہے۔

فقہی مسائل کا بیان:- کسی ایک نماز کے بعد دعا سے قبل نمازیوں کو روزانہ صرف ایک مسئلہ بتانے کا اہتمام فرمائیں، ایسے روزمرہ پیش آمدہ مسائل جن میں عوام مبتلا ہوتے ہیں مختصر اور عمومی انداز میں شرعی راہ نمائی کا فریضہ انجام دیں۔ "بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" کی ہدایت کے ساتھ حکمت ودانائی کو پیش نظر

رکھتے ہوئے الفاظ اور جملوں کے انتخاب میں احتیاط برتی جائے۔ فرقوں یا افراد کے ناموں کے ساتھ تنقید کے بجائے صحیح مسائل کو سامنے رکھا جائے۔

اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کی مسجد میں پہلے سے جو تعلیمی، تبلیغی اور خانقاہی سلسلے جاری ہیں وہ بالکل متاثر نہ ہوں، دیگر دینی کاموں میں رفیق وحلیف تو بنیں فریق ہرگز نہ بنیں۔ اگر کوئی شخص یا جماعت آپ کے کام میں مزاحم ہو تو دل گرفتہ نہ ہوں، محبت اور شفقت سے سمجھائیں۔ دعوت دین کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ آپ کے پیش نظر رہے گا، ہمدردی، دل سوزی، دینِ حق کے بیان کا جذبہ کارفرما رہے گا تو ان شاء اللہ کامیابی ملے گی۔

جمعہ کا بیان:- جمعہ کا بیان بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہو ں گے کہ جمعہ کے دن ہمارے یہاں لوگ عموماً بیان کے آخر میں مسجد پہنچتے ہیں؛ لیکن جہاں کہیں کوئی خطیب بھرپور تیاری کے ساتھ جمعہ کا بیان کرتا ہے وہاں لوگ ذوق وشوق کے ساتھ آغاز خطاب میں پہنچنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ رویہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ لوگ بھلائی کی بات سننا چاہتے ہیں، فرق صرف انداز بیان کا ہے، جتنا جاندار اسلوب بیان ہوگا، از دل خیزد بر دل ریزد کی کیفیت ہوگی اسی قدر لوگوں کی حاضری زیادہ ہوگی۔ جمعہ کے دن لوگوں کی حاضری کو اللہ پاک کی عنایت سمجھئے، اس موقع کو سرسری بیان میں ضائع مت کیجیے، جمعہ کے بیان کے لیے کوئی موضوع سوچ کر ہفتہ بھر اس کے لیے محنت کیجیے، محض فضائل کے بیان پر اکتفا نہ کیجیے؛ بلکہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حق ادا کیجیے، اسلامی اعتقادات، اُسوۂ رسول، اسلامی اخلاق ومعاشرت، صحابہ کرام کے مقام ومرتبہ، صحابہ کے طرز معاشرت کا بیان، عصر حاضر میں پھیلے گمراہ کن جدید فتنوں سے آگاہی، خصوصاً جدیدیت کے طوفان سے امت کو بچانے کی فکر کریں۔ بدعات ورسوم کی بیخ کنی کے لئے بھی لسانی جد جہد کریں۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کئی دین دار اور اکابر کے نام لیوا بھی بدعات کا ارتکاب کرتے نظر آتے ہیں، اس سلسلہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہ کریں، احقاقِ حق کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔

ہماری یہ درخواست اپنے تمام محبین کے لئے ہے؛ البتہ خصوصیت کے ساتھ ہمیں اپنے تلامذہ سے قوی اُمید ہے کہ وہ اپنے کہنہ سال اُستاذ کی عرض کی گئی باتوں کو ضرور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

آخری بات یہ کہ آپ اس سلسلے میں اللہ تعالی سے توفیق بھی چاہیں کہ وہ پروردگار آپ کو اس مبارک عمل کے لیے منتخب فرمالیں، تضرع، زاری، تبتل اور دُعا اس راہ کا بہترین توشہ ہے...... اللہ تعالی آپ کا حامی وناصر ہو اور اپنی رضا کے مطابق کام لے لیں۔

* * *